بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
القواعد فی العقائد
تالیف
شیخ الحدیث والتفسیر
پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ
رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز
بشیر کالونی سرگودھا 048-3215204

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القواعد
فی
العقائد

تالیف
شیخ الحدیث والتفسیر
پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ

ناشر
رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا
048-3215204-0303-7931327

فہرستِ مضامین

قاعدہ نمبر 1

شرک کی تعریف

اَلاِشْرَاکُ هُوَ اِثْبَاتُ الشَّرِیْکِ فِی الْاُلُوْهِیَّةِ بِمَعْنٰی وُجُوْبِ الْوُجُوْدِ کَمَا لِلْمَجُوْسِ اَوْ بِمَعْنٰی اِسْتِحْقَاقِ الْعِبَادَةِ کَمَا لِعَبَدَةِ الْاَصْنَامِ یعنی الوہیت میں کسی کو اللہ کا شریک ثابت کرنا شرک ہے، خواہ اس شریک کو واجب الوجود مانا جائے جیسے مجوسی مانتے ہیں، یا عبادت کا حقدار مانا جائے جیسے بت پرست مانتے ہیں (شرح عقائد نسفی صفحہ ۷۸)۔

شرک کی آسان اور سادہ تعریف یہ ہے کہ خاصہِ خداوندی کو غیر میں تسلیم کرنا شرک ہے۔ خاصہ وہ ہوتا ہے کہ یُوْجَدُ فِیْ شَیْءٍ وَلَا یُوْجَدُ فِیْ غَیْرِہٖ یعنی جو ایک چیز میں پایا جائے اور اس کے علاوہ کسی چیز میں نہ پایا جائے۔ اس تعریف کی روشنی میں مندرجہ ذیل قوانین ابھر کر سامنے آتے ہیں۔

(۱)۔ دور سے پکارے جانا یا مرنے کے بعد پکارے جانا اللہ تعالیٰ کا خاصہ نہیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دور ہونے یا مر جانے سے پاک ہے۔ لہٰذا غیر اللہ کو دور سے پکارنا یا وفات کے بعد پکارنا شرک نہیں۔

(۲)۔ ممکن کا اعتقاد شرک نہیں ہوسکتا۔ معجزہ اور کرامت اگرچہ مافوقُ الاسباب اور خلافِ عادت ہوتے ہیں لیکن چونکہ ممکن ہوتے ہیں لہٰذا ان کا صدور شرک نہیں۔

(۳)۔ جو چیز وقتی طور پر شرک نہیں وہ دائمی طور پر بھی شرک نہیں۔ شرک ایک لمحے کیلیے بھی جائز نہیں ہوسکتا۔

(۴)۔ جو چیز انبیاء علیہم السلام کے حق میں شرک ہے وہ فرشتوں کے حق میں بھی شرک ہے لہٰذا اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور ماننا شرک ہے تو پھر فرشتوں کو نور ماننا بھی شرک ہوگا۔ اور اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور سے درود شریف سننا شرک ہے تو پھر قبر انور پر کھڑے فرشتے کا

درود شریف سن کر آگے پہنچا دینا بھی شرک ہوگا۔

(۵)۔ جو چیز آخرت میں شرک نہیں وہ دنیا میں بھی شرک نہیں۔ جیسے قیامت کے دن ایک شخص کہے گا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ (بخاری: ۳۰۷۳، مسلم: ۴۷۳۴)۔

(۶)۔ شرک خفی کو شرک جلی پر محمول کرنا اور صوفیاء علیہم الرضوان کی باتوں کا ہر خاص وعام کو مکلف ٹھہرانا پرلے درجے کی حماقت اور مشرک سازی ہے۔

(۷)۔ ظاہری اسباب سے بالاتر کاموں میں مدد کرنے یا مدد مانگنے کا عدم جواز اور ماتحت الاسباب کاموں میں اس کا جواز کسی شرعی دلیل سے ثابت نہیں۔ یہ محض ایک خانہ ساز قاعدہ ہے جسے مشرک سازوں نے اپنی فیکٹری میں تیار کیا ہے۔

(۸)۔ معجزہ اور کرامت اللہ کا فعل ہوتے ہیں یا نبی اور ولی کا؟ ان میں سے کسی بات کی کلی طور پر تصدیق یا تکذیب نہیں کی جا سکتی لیکن اتنا آسانی سے سمجھ میں آتا ہے کہ بخاری میں ایک مستقل باب قائم کر دیا گیا ہے جس کا نام ہے "سُوَالُ الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یُرِیَھُمُ النَّبِیُّ ﷺ آیَۃً فَاَرَاھُمْ اِنْشِقَاقَ الْقَمَرِ" یعنی مشرکینِ مکہ نے نبی کریم ﷺ سے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے کر کے دکھا دیا (بخاری: کتاب المناقب باب مذکور)۔ اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ یہ معجزہ بالکل اختیاری طور پر دکھایا گیا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ معجزہ صادر ہو گیا ہو اور خود نبی کریم ﷺ اسے دیکھ کر حیران پریشان رہ گئے ہوں کہ یہ کیسے ہو گیا۔ اسی طرح حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی جب آنکھ باہر نکل گئی تو آپ نے مکمل اعتماد اور اختیار کے ساتھ فرمایا تھا اِنْ شِئْتَ رَدَدْتُھَا وَدَعَوْتُ اللّٰہَ لَکَ فَلَمْ تَفْقُدْ مِنْھَا شَیْأً یعنی اگر تم چاہو تو میں تمہاری آنکھ واپس کر دوں اور اللہ سے تمہارے لیے دعا کروں، پس تمہاری آنکھ تمہیں کامل طریقے سے مل جائے۔ اور پھر فرمایا: اَفْعَلُ یَا اَبَا قَتَادَۃَ یعنی اے ابو قتادہ میں تمہاری آنکھ ٹھیک کیے دیتا ہوں (الوفا صفحہ ۳۲۳، مستدرکِ حاکم: ۵۳۵۹)۔

واضح ہو گیا کہ معجزہ دکھانے سے پہلے حضور کریم ﷺ کو اس معجزے کے صدور کا یقین

تھااور پہلے ہی اپنے خداداد کمال پر اعتماد تھا حتیٰ کہ اَفْعَلُ کا صیغہِ واحد متکلم استعمال فرمایا۔

اب اگر چند مواقع پر بھی اختیار اور علم ثابت ہو گیا تو اختیار کے شرک ہونے کا قاعدہ ٹوٹ گیا۔اس لیے جو چیز شرک ہو وہ ہمیشہ کے لیے شرک ہوتی ہے، ایک آدھ مرتبہ بھی اس کا وقوع جائز نہیں۔

(۹)۔ اللہ کا اذن آجائے تو شرک ختم ہو جاتا ہے۔جیسے ملک الموت کا اللہ کے اذن سے موت دینا، حضرت جبریل علیہ السلام کا اللہ کے اذن سے حضرت مریم کو بیٹا دینا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ کے اذن سے مردے زندہ کرنا وغیرہ۔

(۱۰)۔ اللہ تعالیٰ کی صفات بندوں میں پائی جا سکتی ہیں جیسے ہر انسان سمیع و بصیر ہے (الدھر:۲) اور نبی کریم ﷺ رؤف و رحیم ہیں (التوبۃ:۱۲۸)۔لیکن اللہ کی صفات اور بندوں کی صفات میں، قدیم و حادث، ذاتی و عطائی اور لامحدود اور محدود کا فرق رکھنا ضروری ہے۔

گویا خوارج اور جدید معتزلہ نے شرک کا مفہوم ہی بگاڑ رکھا ہے اور اس لفظ کو نہایت بے موقع استعمال کرنا ان کا مشغلہ ہے۔مذکورہ اصولوں کی روشنی میں یا تو انہیں اہلِ سنت کو بھی مُوَحِّد ماننا پڑے گا یا پھر خوارج خود بھی مشرک ثابت ہو جائیں گے۔تدبّر اور حاضر دماغی شرط ہے۔

☆......☆......☆

قاعدہ نمبر 2

میرے نبی پہ سارا دارومدار ہے

آپ ﷺ کی نبوت

ہمارے نبی اکرم ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا، بے شمار معجزات، قرآن جیسی کتاب اور ہمہ گیر ولازوال تعلیمات آپ ﷺ کی نبوت کا ثبوت ہیں۔